28 نومبر 2006
محترم عزیزی وزیر اعظم

1950 اور 1960 کی دہائیوں میں ہندوستانی سائنسدانوں نے سائنس اور تکنالوجی کی ترقی کے لئےاہم خدمات انجام دی ہیں- یکے بعد دیگرے آنیوالی حکومتوں کے ذریعہ سائنس کی تعلیم وتحقیق کو دی جانے والی امداد کی وجہ سے یہ ممکن ہو سکا ہے- ملک بھر میں تحقیق وترقی کے لاتعداد ادارےقائم کئے گئے ہیں- تاہم گذ شتہ برسوں میں، سرکاری امداد کے باوجود ہندوستان میں تحقیقی کام کے معیار اور مقدار دونوں میں کمی واقع ہوئ ہے جیسا کہ پروفیسر سی این آر راؤ نے اس کا انکشاف کیا ہے- اس لئےاب یہ ضروری ہو گیا ہے کہ اس کمی کے اسباب کا جائزہ لیا جائے اور ان کا سد باب کیا جائے-

گذشتہ کئی دہائیوں سے یہ محسوس کیا جارہا ہے کہ علم ایک جہد مسلسل ہے اور موضوعات کے درمیان حد بندی تیزی سے غیر واضح، فضول اور بے معنی ہوتی جارہی ہے-

ہندوستان میں تحقیق کو درپیش موجودہ بحران کی اہم وجوہات مندرجہ ذیل ہیں

- رابطہ کی کمی: نیچرل اور سوشل سائنسز کے مابین دبیز پردے حائل ہیں- جس کی وجہ سے نیچرل سائنس اور سوشل سائنس کے محقیقین کے درمیان رابطہ بہت کم یا بالکل نہیں ہے
- دور اندیشی کا فقدان: طویل المدت فوائد اور اہمیت والے موضوعات منتخب نہیں کئے جاتے کیونکہ ہمارے منصوبہ بندی کے طریقوں کی وجہ سے مہیا کی جانے والی مدد تین سے پانچ سال کے لئےہوتی ہے-
- تفریقی اجرتوں کا عدم اطلاق: صلاحیت اور کارکردگی کی بنیاد پر قائم تفریقی اجرتوں کے اصول کی پابندی نہیں کی جاتی ہے اس اصول کی بنیاد اس حقیقت پر قائم کی گئی ہے کہ جو بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کریں انکو انعام سے نوازا جائے اور جو نہ کرے ان کو اس کی ترغیب دی جائے-
- سائنسی طریقوں کا فقدان: اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کی سطح پر استعمال ہونے والے تدریسی طریقے طلبا میں سائنسی رجحان پیدا کرنے سے قاصر ہیں-

ہمیں معلوم ہے کہ سائنس کی مشاورتی کاؤنسل نے حال ہی میں نیشنل سائنس فاونڈیشن کے قیام کی تجویز پیش کی ہے- اس کے قیام سے تحقیق کو درپیش ان چند اور دیگر مسائل کو حل کرنے میں مدد ملے گی- ہم اس تجویز کی حمایت کرتے ہیں اور اس میں کچھ ردوبدل کے خواہاں ہیں- اس ردوبدل سے مشکلات کا حل زیادہ مربوط اور قابل عمل ہوگا-

قومی علمی کمیشن کا خیال ہے کہ علم کے متعدد مضامین کے درمیان تحلیل ہوتی ہوئی حد بندیوں اور علم کی مسلسل ترقی کے پیش نظر ہمارے ملک کو نیشنل سائنس اور سوشل سائنس فاونڈیشن قائم کرنا چاہئے جو علم کو ایک لا انتہا موضوع کے طور پر پیش کرسکے- ہمارا ملک اس طرح کی بے مثال تنظیمیں قائم کرنے والا پہلا ملک ہوگا- اور ہم اس کے مستحق ہیں کیونکہ ہمارے ملک میں 5000 برس قدیم وسیع روایت موجود ہے-

مجوزہ نیشنل سائنس فاؤنڈیشن کے مقاصد ہیں:

ا – فطری، طبعیات، زراعت، صحت اور سوشل سائنس کے شعبوں میں علم کی تحقیق اور استعمال میں ہندوستان کو قائد بنانے کے مقصد سے پالیسیوں میں مثبت ترامیم تجویز کرنا- ان تجاویز میں ان شعبوں میں زیادہ توجہ دی جائے جو ہرروایتی مضمون کا حصہ ہیں-

بی - اس امر کی یقین دہانی کی جانی چاہئے کہ سائنس اور تکنالوجی کا زیادہ سے زیادہ استعمال ہمارے عوام کے معیار زندگی کو سنوارنے کے لئےہو-

سی - سائنسی رجحان کوفروغ دیں:

فاؤنڈیشن کے گورننگ بورڈ میں ایک چیرمین، ایک نائب چیرمین اور 8 سے 10 ارکان شامل ہونے چاہئے- چیرمین شپ اور نائب چیرمین شب باری باری سائنس اور سوشل سائنس کے افراد کو ملنی چاہئے- اگر چیر مین سائنسداں ہوتا ہے تو نائب چیرمین سوشل سائنس کا ماہر ہوگا اور اگر چیرمین سوشل سائنس کا فرد ہو تو نائب چیر مین سائنس کا فرد ہوگا-

گورننگ بورڈ کے چیرمین، نائب چیرمین اور اراکین کا تقرر وزیراعظم کے ذریعہ کیا جانا چاہئے اور اس کے لئےمندرجہ ذی پیمانے پر پورا اترے:

- اعلی درجہ کی پیشہ ورانہ صلاحیت
- اعلی قومی اور بین الاقوامی وقار
- انتہائ پیشہ ورانہ اور ذاتی دیانتداری اور ایمانداری
- ہر طرح کے تعصب سے پاک
- سماج کے تئیں ذمہ دار ملک کے تئیں وفادار اور دوسروں کے دکھ درد کو سمجھنے والا
- سماجی، پیشہ ورانہ اور مالی جوابدھی کے تئیں وفادار
- ایک ایسا شخص جو کتابی علم اور گٹھ جوڑ کے مابین توازن قائم کرسکے-
- جس میں غلطی کے اعتراف کا حوصلہ ہو
- دوسرے افراد کے خیالات سننے کی طاقت اور معقول سبب کے بعد اپنے نظریہ میں تبدیلی کا حوصلہ

این ایس^3 ایف کا بجٹ 1250 کروڑ روپے سالانہ ہونا چاہئے جس سے اس میں اتنی استطاعت ہوگی کہ وہ بہت سوچ سمجھ کر منتخب کئے گئے طویل مدتی (5 سے 10 برس) کے 200 سے 400 کے درمیان ایسے غیرمعمولی پروجیکٹوں کو رقوم فراہم کرسکے جن میں ہندوستان کو لیڈر بنانے کی صلاحیت ہو- ہمیں کامیابی کی کم از کم 20 فیصد شرح کی امید ہونی چاہئے- ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ایسے کام کریں جو نوبل انعام پانے کے حق دار ہوں- این ایس^3 ایف عالمی سطح پر ایسا جائزہ نظام قائم کرے جس میں دنیا کے بہترین دانشور شامل ہوں اور جو فاؤنڈیشن کے پروجیکٹوں کو منظوری دیں- پروجیکٹ کو رقم کی فراہمی فاؤنڈیشن کے کام کا ایک حصہ ہوگی (اگرچہ یہ حصہ بڑا ہوگا)-

این ایس^3 ایف کے اہم کارناموں و ذمہ داریوں میں شامل ہیں:

- حکومت کی ایسے نظام کی قیام میں مدد کرنا جن سے لال فیتہ شاہی ختم ہو، پیشہ ورانہ، سماجی اور مالی ذمہ داریوں کا احساس پیدا ہو- حکومت کو یہ احساس ہونا چاہئے کہ دیگر تخلیقی کاوشوں کی طرح سائنس اور سوشل سائنس میں تخلیق کا عنصر رتبہ و عہدہ کی پابندیوں سے مبّرا ہے-
- ایسے مطالعات کی نشاندہی اور قیام جن کےذریعہ سائنس اور تکنالوجی کی ترقی کا استعمال غرباء اور غیر مراعات یافتہ افراد کے مسائل کے حل کے لئے کیا جاسکے-
- ایسی حکمت عملیوں (سائنسی، تکنالوجیکل اور سماجی) کی سفارش جن سے دیہی شعبے میں اضافی روزگار فراہم کیا جاسکے اور حکومت، صنعت اور غیر سرکاری تنظیموں کے تعاون سے ایسے طریقے وضع کئے جائیں جن سے ان کے روبہ عمل لانے میں مدد مل سکے-
- ایسے اقدامات کی سفارش کریں جن سے ہمارے قدرتی وسائل (بشمول سمندری وسائل) کا مناسب استعمال کیا جاسکے-
- ایسے نظاموں کے قیام میں مدد کریں جس سے دستاویزکاری، بقدر ضرورت، معیارات طے کرنے اور روایتی علم کی توثیق اور اس کے استعمال میں سہولیت ہو- اس بات کی یقین دہانی کرنی چاہئے کہ ایسے علم و فہم کے حاصل کنندگان اور فراہم کننده گان کی نشاندہی کی جائے اور وہی افراد مذکوره بالا طریقوں میں شریک ہوں اور ان کے استعمال سے مستفید ہوسکیں-
- سائنس اور سوشل سائنس میں بین الاقوامی تعاون کے لئے پالسیاں وضع کریں-
- مختلف شعبوں، تنظیموں اور ایسی سرکاری ایجنسیوں جو سائنس و سوشل سائنس کی تحقیق و متعلقہ کاموں میں مصروف ہوں کو قریب لانے کے لئے پلیٹ فارم کا کام کریں تاکہ ان کے اجتماعی علم اور صلاحیتوں کا مناسب استعمال کیا جاسکے-
- ایک ایسا نظام قائم کریں جس کے تحت ریاست کی امداد یافتہ سائنس اور سوشل سائنس کی تنظیموں، نجی شعبے اور ذمہ داراور موثر غیر سرکار تنظیموں کے مابین قریبی رابطہ قائم ہو سکے-

- ایسا نظام قائم کیا جائے جس سے اس امر کی یقین دہانی کے جائے کہ ہندوستان کی، ہدوستانی اداروں کی، اور سوشل سائنسدانوں کی مناسب پذیرائی ہو اور ان کے کام کی ملک اور بیرون ملک تشہیر ہو (مثال کے طور پر ہمارے سفارتخوں اور مشنوں کے ذریعہ) -

- سائنس کے اطلاق، اسکی پڑھائی، اس کی ترسیل اور استعمال کے لئے رہنما اصول مرتب کیے جائیں اور ان اخلاقی اصولوں کی پامالی کی سزا بھی متعین کی جائے- اس طرح کے اصول سوشل سائنس کے لئے بھی مرتب کیے جائیں-

- ایسے اداروں/تنظیموں کے قیام کی سفارش کی جائے جو مذکورہ بالا مقاصد کے حصول میں مددگارثابت ہوں اور موجودہ ایسے اداروں کوجو اپنی افادیت کھو چکے ہیں اور جن کی کارکردگی اطمینان بخش نہیں ہے بند کرنے کی سفارش کی جائے-

- ہندوستان میں سائنس اور سوشل سائنس کی عالمی تناظر میں صورتحال کے بارے میں رپورٹ تیار کرکے حکومت کو پیش کی جائے- اس رپورٹ میں اس صورتحال کو بہتر بنانے کے اقدامات بھی تجویز کیے جائیں-

ہمیں امید ہے کہ اس تجویز کو آپکی منظوری حاصل ہوگی
شکریہ بصد خلوص و احترام
(دستخط)
سیم پترودا
چیئرمین
قومی علمی کمیشن
نقل برائے

1. ڈاکٹر مونٹیک سنگھ آہلوالیہ، ڈپٹی چیئر مین، منصوبہ بندی کمیشن
2. جناب کپل سبّل، وزیر برائے سائنس و تکنالوجی